سوال

(677) گانا بجانا مطلقاً حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(۱) کیا گانے وغیرہ سننا، موسیقی سننا وغیرہ گناہ ہے۔ کیا یہ گناہ کبیرہ ہے۔ یا گناہِ صغیرہ۔ اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیں۔

(۲) اگر آدمی تھوڑے بہت گانے بھی سنے اور ساتھ ساتھ اپنے اچھے اعمال یعنی ارکانِ دین بھی پورے کرتا رہے تو اس میں کوئی حرج ہے یا نہیں۔ (سائل محمد سعید: ۱۶ پیپلز کالونی اوکاڑا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کتاب وسنت اور ائمہ سنت کی تصریحات کے مطابق گانا بجانا سننا سنانا مطلقاً حرام اور کبائر سے ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَشتَرى لَهوَ الحَديثِ لِيُضِلَّ عَن سَبيلِ اللَّهِ بِغَيرِ عِلمٍ وَيَتَّخِذَها هُزُوًا أُولـٰئِكَ لَهُم عَذابٌ مُهينٌ ٦ ... سورة لقمان

''اور لوگوں میں سے بعض ایسا ہے جو بیہودہ حکایتیں خریدتا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے اللہ کے رستے سے گمراہ کرے اور اس سے استہزاء کرے یہی لوگ ہیں جن کو ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔''

ائمہ مفسرین نے اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ بیان کیا ہے کہ رؤساء قریش میں سے ایک شخص نضر بن الحارث بغرضِ تجارت حیرہ جاتا تھا۔ وہاں سے شاہانِ فارس اور رستم اور اسفندیار وغیرہ کی حکایات وواقعات پر مشتمل کتابیں خرید لاتا۔ مکہ میں لوگوں کو ان کے پڑھنے کی ترغیب دیتا۔ کہتا لوگو! محمد ﷺ تم کو قومِ عاد اور ثمود کے قصے سناتا ہے اور میں تم کو ان شاہوں کی کہانیاں بیان کرتا ہوں۔ مورخ خطیب وغیرہ کا کہنا ہے اس نے گانے والی عورتیں بھی رکھی تھیں۔ اگر کوئی مسلمان ہونا چاہتا تو اُس کو ورغلا کر اپنی مجلس میں شراب پلا کر گانوں میں مست کرتا۔ ساتھ یہ کہتا کہ یہ بدرجہا محمد ﷺ کے پیغام سے اور اس سے بہتر ہے کہ نماز پڑھو، روزہ رکھو، اور لڑائی کرو۔ پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائیں۔ اسی بناء پر اکثر مفسرین کے نزدیک بقول واحدی وغیرہ لہو الحدیث سے مراد غناء ہے۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے کہ اکثر وبیشتر لَهوَ الحَديثِ کی تفسیر میں یہاں کی تفسیر میں یہاں غنا مراد لیا گیا ہے۔ اس لیے کہ وہ اللہ کی یاد سے روکتا ہے۔ (اغاثة اللهفان، ج: ۱، ص: ۲۵۷)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

''ہر وہ شئے جو اللہ کی عبادت اور اس کی یاد سے دُور کردینے والی ہے لَهْوَالْحَدِيْثِ ہے۔(روح المعانی)

نیز اہل معانی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ لَهْوَ کا مفہوم عام ہے جو گانے بجانے۔ موسیقی، ڈھول ڈھمکا اور ہر قسم کی شیطانی کھیل اور آواز کو شامل ہے۔''

مسند احمد کی روایت میں لَهْوَالْحَدِيْثِ کی تفسیر غناء کے ساتھ مرفوعاً بھی وارد ہے۔ نیز ایک حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

'مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی قَيْنَةٍ صُبَّ فِيْ اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ' (مسند احمد:۳۳۸۳، صحیح البخاری، رقم:۵۰۴۲، سنن أبی داود، رقم:۵۰۲۴)

یعنی جس نے گانے والی عورت کی آواز کو سنا روزِ قیامت اس کے کان میں قلعی ڈالی جائے گی۔''

دوسری روایت جو شواہد اور متابعات کے اعتبارات سے قابلِ حجت قرار پاتی ہے۔ اس میں ہے کہ گانے والیوں کی خرید و فروخت مت کرو۔ اور نہ انھیں تعلیم دو۔ اور ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔ مزید آنکہ صحابہ جلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول مشہور ہے :

'اَلْغِنَائُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ۔' (السنن الکبری للبیهقی، رقم:۲۱۰۰۸، سنن ابی داود، باب کَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ، رقم:۴۹۲۷)

''یعنی گانا بجانا دل میں نفاق اس طرح پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سے گھاس، سبزہ اُگتا ہے۔''

اسی طرح ائمہ اسلام سے امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے جس نے کسی لونڈی کو خریدا، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ گانے والی ہے۔ اس عیب کی بنا پر اس کو واپس کیا جا سکتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے گانے کو مکروہ سمجھا ہے اور اسے گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک شدید ترین ہے۔ امام صاحب رحمہ اللہ کے اصحاب نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ لہو ولعب اور ملاہی کے جتنے آلے ہیں سب کا سماع حرام ہے جس طرح کہ موسیقی، ڈھول ڈھمکا اور دفّ وغیرہ۔ اور انھوں نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ یہ معصیت کا کام ہے اس سے فسق و فجور لازم آتا ہے اور اس کی وجہ سے شہادت بھی قابلِ ردّ ہے اور اس سے بھی زیادہ انھوں نے مبالغہ یوں کیا ہے کہ ایسی چیزوں کا سماع فسق و فجور اور ان سے لذت حاصل کرنا کفر ہے۔ (اغاثۃ اللھفان، ج:۱، ص:۲۴۵)

جب گانا مطلقاً حرام ہے تھوڑا بہت سننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: اغاثۃ اللھفان (ج:۱، ص:۲۴۲تا۲۸۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب اللباس: صفحہ:486

محدث فتویٰ